فیضانِ حضرت صابر پاک (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)

مزار شریف حضرت سیّد علاء الدین علی احمد صابر چشتی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (کلیر شریف)

شعبہ فیضانِ اولیاء و علما

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ حضرت صابرِ پاک

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہداء کے ساتھ رکھے گا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کمالِ صبر نے صابر بنادیا

سلسلہ عالیہ چشتیہ کے عظیم بزرگ حضرت بابا فرید الدّین مسعود گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سعادت مند بھانجے اور مرید تربیت حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سب سے پہلے فرض اور نفل نمازوں پر اِستقامت اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی اور انہیں لنگر خانے کی ذمہ داری سونپ دی۔ چونکہ مرشد نے لنگر کی تقسیم کا حکم فرمایا تھا اس میں

1 . . . مَجْمَعُ الزَّوَائِد، کتاب الادعیۃ، باب فی الصلاۃ علی النبی الخ، ۱۰/۲۵۳، حدیث: ۱۷۲۹۸ ملتقطاً

سے کھانے کی صراحت نہیں کی تھی لہٰذا یہ سعادت مند مرید حکمِ مرشد کی بجا آوری کرتے ہوئے لنگر خانے سے کھانا تقسیم فرماتا لیکن خود ایک لقمہ بھی نہ کھاتا۔ پورا دن روزے سے رہتا اور جنگلی درخت کے پتوں، کونپلوں، پھلوں اور پھولوں سے افطار کرلیا کرتا۔ ایک عرصے تک یہ سلسلہ جاری رہا لیکن اس مجاہدے کی وجہ سے جسم نہایت کمزور اور لاغر ہوگیا۔ جب حضرت بابا فریدُ الدّین مسعود گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے سعادت مند بھانجے اور کامل مرید کی یہ کیفیت ملاحظہ فرمائی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: آپ کھانا تقسیم کرکے خود بھی کچھ کھاتے ہیں یا نہیں؟ سعادت مند مرید نے نظریں جھکالیں اور یہ خوبصورت جواب بارگاہِ مرشد میں عرض کیا: عالی جاہ! آپ نے کھلانے کا حکم ارشاد فرمایا تھا، مجھ میں اتنی جُرأت کہاں کہ مرشد کی اجازت کے بغیر ایک دانہ بھی کھا سکوں؟ یہ جواب سن کر حضرت بابا فرید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سعادت مند بھانجے اور کامل مرید کے کمالِ صبر سے بہت خوش ہوئے اور سینے سے لگا کر صابر کا لقب عطا فرمایا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا فریدالدّین مسعود گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ سے صابر کا لقب پانے والے کامل مرید "سلطانِ اولیاء، قُطبِ عالم، بانیِ سلسلہ چشتیہ صابریہ حضرت سیّد علاءُالدّین علی احمد صابر کلیری رَحْمَۃُ اللہِ

---

1 . . . اللہ کے خاص بندے، ص۵۷۸ ملخصًا، سیر الاقطاب، ص۲۰۰ ملخصًا، خزینۃ الاصفیاء، ۲/ص۱۵۳ ملخصًا
اقتباس الانوار، ص۴۹۸ ملخصًا، بہاء الدین زکریا ملتانی، ص۸۶

تَعَالٰی عَلَیْہ "ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے یوں تو بے شمار اوصاف ہیں لیکن مرشدِ کریم کی مبارک زبان سے ملنے والا لقب آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شُہرت کا سبب بنا اور آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حضرت صابِر پاک کے نام سے یاد کیا جانے لگا۔

ولادت باسعادت

آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت ۱۹ ربیع الاول ۵۹۲ھ مطابق 19 فروری 1196ء کو بوقتِ تہجد بروز جمعرات ہرات (افغانستان) میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وجودِ مسعود نومولود ہونے کے باوجود ایسا تھا کہ دایہ کو بے وضو غسل کرانے کی ہمت نہ ہوئی۔ [1]

شجرۂ نسب

آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شجرۂ نسب یہ ہے: سیّد علاءُالدّین علی احمد صابر بن سیّد عبدالرحیم بن سیّد عبدالسلام بن سیّد سیف الدین بن سیّد عبدالوہاب بن غوثُ الاَعظم سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔ [2] بعض نے آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شجرۂ نسب یہ تحریر فرمایا ہے: علی احمد بن سیّد عبداللہ بن سیّد فتح اللہ بن سیّد نور محمد بن سیّد احمد بن سیّد غیاث الدّین بن سیّد بہاءُالدّین بن سیّد داؤد بن سیّد تاج الدین بن سیّد محمد اسماعیل بن سیّد امام موسیٰ کاظم بن سیّد

---

1 ... اللہ کے خاص بندے، ص ۵۷۴، محفل اولیاء، ص ۳۸۲ ملخصاً
2 ... تذکرۂ اولیائے برِصغیر، ۱/۲

امام جعفر صادق بن سیّد الشہداء حضرت امام حسین بن حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ۔[1] لیکن اس بات کو صحیح قرار دیا گیا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ حسنی سیّد ہیں اور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی اولاد سے ہیں۔[2] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے والد کا نام عبد اللہ بن عبد الرحیم بھی ذکر کیا گیا ہے۔[3]

کان میں اذان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بچہ پیدا ہو تو مستحب ہے کہ اس کے کان میں اذان واِقامت کہی جائے کہ اس طرح ابتداء ہی سے بچے کے کان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام پہنچ جائے گا۔ اس طرح ایک مسلمان بچے کے لئے اسلام کے بنیادی عقائد سکھانے کا بھی آغاز ہو جاتا ہے، بچے کی روح نورِ توحید سے مُنَوَّر ہو جاتی ہے اور اس کے دل میں عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شمع فروزاں ہوتی ہے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے نواسے حضرت سیّدنا حسن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کان میں خود اذان دی جیسا کہ حضرت سیّدنا ابورافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں حضرت سیّدنا

---

1. ... فخر التواریخ، ص۲۷۶ غیر مطبوعہ
2. ... حضرت مخدوم علاءالدین علی احمد صابر کلیری، ص۴۴
3. ... حضرت مخدوم علاءالدین علی احمد صابر کلیری، ص56

حسن بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ولادت ہوئی تو میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کے کان میں نماز والی اذان دیتے دیکھا۔[1] حضرت سیّدنا علاءُ الدّین علی احمد صابر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کان میں حضرت سیّدنا ابو القاسم گرگانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اذان دی اور فرمایا: یہ بچہ قطبِ عالَم ہوگا۔[2]

نام ولقب میں بھی امتیازی شان

منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت سے قبل حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خواب میں "علی" نام رکھنے کا حکم فرمایا پھر نبیٔ اکرم، نورِ مُجَسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خواب میں تشریف لاکر "احمد" نام رکھنے کا حکم فرمایا۔ یوں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام علی احمد رکھا گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت کے بعد ایک بزرگ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد گرامی سے ملاقات کے لیے تشریف لائے اور آپ کو دیکھ کر فرمایا: "یہ بچہ علاءُ الدّین کہلائے گا۔"[3] آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ماموں حضرت سیّدنا بابا فرید الدّین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو صابر کا لقب عطا فرمایا[4] یہی وجہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُ

---

1 . . . ترمذی، کتاب الاضاحی، باب الاذان فی اذن المولود، ۳/۱۷۳، حدیث: ۱۵۱۹

2 . . . اللہ کے خاص بندے، ص۵۷۵، ملخصاً

3 . . . حضرت مخدوم علاءُ الدین علی احمد صابر کلیری، ص ۴۲ ملخصاً

4 . . . اللہ کے خاص بندے، ص۵۷۵، ملخصاً، حضرت مخدوم علاءُ الدین علی احمد صابر کلیری، ص ۴۲ ملخصاً

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ”**علاءُ الدّین علی احمد صابر**“ کے نام سے شُہرت حاصل ہے۔

والدین

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی وہ حضرت سیّدنا غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے نسبی تعلق ہونے کے ساتھ ساتھ علم و عمل، زُہد و تقویٰ اور صبر و قناعت کا مرکز تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد، نبیرۂ غوثِ اعظم حضرت سیّدنا عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعلیم و تربیت بغداد کے علمی ماحول میں ہوئی تھی جس کی بناء پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علم و عمل میں بے مثال تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ حضرت سیّد تنا ہاجرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نسباً فاروقی تھیں اسی لیے حضرت سیّدنا علی احمد صابر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طبیعت میں فاروقی جلال بھی نُمایاں تھا۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عمر پانچ سال ہوئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد ماجد کا انتقال ہو گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ نے آپ کی تربیت فرمائی۔[1]

زبان سے ادا ہونے والا پہلا جملہ

حضرت سیّدنا علاءُ الدّین علی احمد صابر کلیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جس گھر میں آنکھ کھولی وہ تلاوتِ قرآن اور ذِکرِ الٰہی سے مُعطّر رہتا تھا یہی وجہ ہے کہ آپ

---

1 . . . اللہ کے خاص بندے ص ۵۷۴ ملخصاً، حضرت مخدوم علاءُ الدین علی احمد صابری، ص ۴۸ ملتقطاً

رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زبان سے جو پہلا لفظ نکلا وہ لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ تھا۔[1]

زبان کھلنے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام سکھائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اولاد کی نعمت سے نوازا ہے انہیں چاہئے جب بچہ ذرا ہوشیار ہو جائے اور زبان کھولنے لگے تو سب سے پہلے اس کے خالق ومالک اور رازِق کا اسمِ ذات "اللہ" سکھائیں اور اس بات کا بھی اِلتِزام کریں کہ اس کی پاک وصاف زبان سے سب سے پہلے کلمہ طَیِّبہ ہی جاری ہو۔ حضرتِ سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: "اپنے بچوں کی زبان سے سب سے پہلے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہلواؤ۔"[2]

بچے کو ذِکرُ اللہ ایسے سکھائیے

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی نواسی کے لئے سب گھر والوں کو کہہ رکھا تھا کہ اس کے سامنے "اللہ اللہ کا ذکر کرتے رہیں تاکہ اس کی زبان سے پہلا لفظ "اللہ" نکلے اور جب وہ نواسی آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ

---

1 ... تذکرۂ اولیائے پاک وہند، ص ۶۳

2 ... شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد، ۶/ ۳۹۷، حدیث: ۸۶۴۹

میں لائی جاتی تو آپ خود بھی اس کے سامنے ذِکْرُ اللہ کرتے۔ چنانچہ جب اس نے بولنا شروع کیا تو پہلا لفظ "اللہ" ہی بولا۔[1]

تہجد کی پابندی فرماتے

حضرت سیّدنا علاءُالدّین علی احمد صابر کلیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چھ سال کی عمر سے باقاعدہ خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرنی شروع کر دی تھی اور کہا جاتا ہے کہ ساتواں سال شروع ہونے پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پابندی کے ساتھ تہجد کی نماز پڑھنی شروع کر دی۔ دن میں ہر وقت عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتے۔ بلکہ نمازِ تہجد کے بعد اکثر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حجرے سے ذِکْرُ اللہ کی آوازیں سنائی دیتی تھیں۔[2]

بچپن کی ایک پیاری عادت

حضرت سیّدنا علاءُالدّین علی احمد صابر چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عمر جب ایک سال ہوئی تو ایک دن دودھ نوش فرماتے جبکہ دوسرے دن دودھ نہ پیتے، جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دو سال کے ہوئے تو ایک دن دودھ پینے کے بعد دو دن تک دودھ نوش نہ فرماتے۔[3]

---

1 ... تربیتِ اولاد، ص۱۰۰

2 ... اللہ کے خاص بندے، ص۵۷۶

3 ... اللہ کے خاص بندے، ص۵۷۶ ماخوذاً، تذکرۂ اولیائے پاک و ہند، ص۶۳ ماخوذاً

چھوٹی سی عمر میں ہی روزہ رکھنے کا معمول

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا چھوٹی عمر سے ہی روزہ رکھنے کا معمول تھا اور مسلسل روزہ رکھنے کی یہ عادت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آخری عمر تک جاری رہی۔[1]

روزے سے صحت ملتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزہ رکھنے کی برکتوں کے بھی کیا کہنے! روزہ رکھنے سے صحت ملتی ہے امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ صحّت نشان ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحی فرمائی کہ آپ اپنی قوم کو خبر دیجئے کہ جو بندہ بھی میری رِضا کیلئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو میں اُس کے جِسْم کو صِحّت بھی عطا فرماتا ہوں اور اسکو عظیم اَجر بھی دُونگا۔"[2] اس حدیثِ پاک سے مستفاد (مُس + ت + فاد) ہوا کہ روزہ اجر و ثواب کے ساتھ ساتھ حُصولِ صحّت کا بھی ذَرِیعہ ہے۔ اب تو سائِنسدان بھی اپنی تحقیقات میں اس حقیقت کو تسلیم کرنے لگے ہیں۔ جیسا کہ آکسفورڈ یونیورسٹی کا پروفیسر مور پالِڈ (MOORE PALID) کہتا ہے: "میں اسلامی عُلُوم پڑھ رہا تھا جب روزوں کے

---

1 . . . اللہ کے خاص بندے، ص ٥٧٦ ماخوذاً، تذکرۂ اولیائے پاک و ہند، ص ٦٣ ماخوذاً

2 . . . شعب الایمان، الباب الثالث والعشرون، فصل اخبار وحکایات فی الصیام، ٣/ ٤١١، حدیث: ٣٩٢٣

بارے میں پڑھا تو اُچھل پڑا کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو کیسا عظیمُ الشّان نُسخہ دیا ہے! مجھے بھی شوق ہوا، لہٰذا میں نے مسلمانوں کی طَرز پر روزے رکھنے شروع کر دیئے۔ عرصۂ دراز سے میرے مِعدے پر وَرم تھا۔ کچھ ہی دِنوں کے بعد مجھے تکلیف میں کمی مَحسوس ہوئی میں روزے رکھتا رہا یہاں تک کہ ایک مہینے میں میرا مرض بالکل ختم ہوگیا"۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بچپن ہی میں سجدوں سے محبت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بچپن ہی سے عبادت وریاضت کا شوق تھا۔ خاص طور پر بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہونا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بہت پسند تھا اسی لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دن کے مختلف اوقات میں چھ مرتبہ سجدہ فرمایا کرتے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مبارک زبان پر لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللہ کا ورد جاری رہا کرتا۔ (2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بچہ اپنے بچپن میں جو کچھ سیکھتا ہے وہ ساری زندگی اس کے ذہن میں راسخ رہتا ہے کیونکہ بچے کا دماغ مثلِ موم ہوتا ہے اسے جس سانچے میں ڈھالنا چاہیں ڈھالا جا سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ بچوں پر گھر کا ماحول بہت زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔ اگر گھر میں مدنی ماحول ہو تو اس کی برکت سے چھوٹی

---

1 . . . فیضان سنت، باب فیضان رمضان، ص ۹۳۹

2 . . . اللہ کے خاص بندے، ص ۵۷۵ ملخصًا

عمر ہی سے اس کی زبان پر اللہ اللہ، نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک نام اور مدینہ مدینہ جاری ہو جاتا ہے، بچپن ہی سے سلام کرنے میں پہل کرنے کی عادت ڈالی جائے تو وہ عمر بھر اس عادت کو نہیں چھوڑتا، اگر سچ بولنے کی عادت ڈالی جائے تو وہ ساری عمر جھوٹ سے بیزار رہتا ہے، اگر اُسے سنّت کے مُطابق کھانے پینے، بیٹھنے، جوتا پہننے، لباس پہننے، سر پر عمامہ باندھنے اور بالوں میں کنگھی وغیرہ کرنے کا عادی بنا دیا جائے تو وہ نہ صرف خود اِن پاکیزہ عادات کو اپنائے رکھتا ہے بلکہ اس کے یہ مدنی اَوصاف اس کی صحبت میں رہنے والے دیگر بچوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ آپ کی اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا چین بنے تو اپنے مدنی منوں اور مدنی منیوں کی ابتداء ہی سے تربیت کیجیے اور اپنی تربیت کے لیے سنتوں بھرے اجتماعات، مدنی مذاکروں اور مدنی قافلوں میں سفر کیجیے تاکہ آپ کا ظاہر و باطن نیکیوں سے مزین ہو اور اس کی برکت سے گھر میں سنتوں بھرا مدنی ماحول بنانے میں آسانی ہو۔

سانپ کے ضرر سے نجات کی خوشخبری

ایک روز حضرت صابر پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد آنکھیں بند کیے مُراقبے میں مشغول تھے کہ اچانک مَرے ہوئے سانپ کا ایک ٹکڑا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر اور دوسرا ٹکڑا زمین پر آ گرا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت صابر پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ کو اس مردہ سانپ کی جانب مُتوجہ کیا، وہ سانپ

کے دو ٹکڑے دیکھ کر حیرت زدہ ہوئیں اور فرمایا: کیا میں خواب دیکھ رہی ہوں ؟ حضرت سیّدنا علی احمد صابر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے والدہ کی تشویش دور کرتے ہوئے فرمایا: میں نے سانپوں کے بادشاہ کو مار ڈالا ہے اور سانپوں سے وعدہ لیا ہے کہ وہ میرے خاندان کے کسی فرد کو نہیں کاٹیں گے۔ لہٰذا آج سے کوئی سانپ میرے خاندان کے کسی فرد کو نہیں کاٹے گا۔ [1]

تین سال میں علومِ ظاہری کی تکمیل

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ابتدائی تعلیم ہرات (افغانستان) میں ہی حاصل کی، پھر جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد صاحب کا انتقال ہو گیا تو آپ کی والدہ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے بھائی حضرت بابا فریدُ الدّین مسعود گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سپرد کر دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی حیرت انگیز صلاحیت کی بنا پر صرف تین سال کے مختصر عرصے میں کئی علومِ ظاہری حاصل کیے جیسا کہ حضرت بابا فرید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: علاء الدین علی احمد صابر (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے تین سال میں عربی و فارسی کی کُتُبِ مُتداولہ، فقہ، حدیث، تفسیر، منطق و معانی وغیرہا علوم کی تکمیل کی۔ یہ سب علوم اتنی جلدی حاصل کر لئے کہ کوئی دوسرا بچہ پندرہ سال میں بھی حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ [2]

---

1 ... اللّٰہ کے خاص بندے، ص۵۷۵ ملخصاً

2 ... حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر کلیری، ص۴۸

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا علاءُ الدّین علی احمد صابر کلیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خصوصی رحمت تھی کہ آپ نے تین سال کے مختصر عرصے میں کئی علومِ ظاہری حاصل کیے لیکن اگر کوئی کُنْد ذہن ہو تو اسے بھی گھبرانا نہیں چاہیے کیوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کو جو ہمت، عزم اور حوصلہ عطا فرمایا ہے اس کی برکت سے کئی مُشکلات آسان ہو جاتی ہیں نیز محنت، لگن اور مسلسل کوشش کی برکت سے راہ میں حائل تمام رکاوٹیں خود ہی ہٹتی چلی جاتی ہیں جیسا کہ **سلسلہ قادریہ رضویہ** کے مشہور بزرگ حضرت سیّدنا جمال الاولیاء قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا حافظہ پیدائشی طور پر کافی کمزور تھا، اسی لیے مدرسے کے طلبہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مذاق اڑایا کرتے تھے، جب یہ سلسلہ مزید بڑھا اور طلبہ کے رویے میں ذرّہ برابر تبدیلی نہیں آئی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دل برداشتہ ہو کر جنگل کی جانب نکل گئے جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو غائب ہوئے تین دن گزر گئے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے استاذ علامہ قاضی جیا ضیاء الدین قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فکر لاحق ہوئی، وہ آپ کی تلاش میں نکلے اور ڈھونڈتے ہوئے اسی جنگل میں پہنچ گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت سیّدنا جمال الاولیاء قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک غار میں چھپے بیٹھے ہیں۔ قاضی جیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قریب جا کر مدرسہ چھوڑنے کی وجہ معلوم کی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وجہ بیان کرتے ہوئے کہا: ”طلبہ میری

کُند ذہنی پر ہنستے ہیں۔" قاضی جیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب یہ سنا تو جوش میں آکر ارشاد فرمایا: "اٹھو! میں نے تمہیں ذہین کر دیا۔"[1]

حضرت سیّدنا قاضی جیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مبارک زبان سے نکلنے والے یہ کلمات بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوئے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ذہانت اور قوتِ حافظہ کی بدولت فقہ، اصولِ فقہ اور عُلُوم عَرَبیہ میں مہارت حاصل کی اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی **قوتِ حافظہ** شہرت کا سبب بنی۔ ساری زندگی درس و تدریس میں مشغول رہے اور عوام وخواص کی علمی پیاس کو بجھایا۔ حضرت علامہ میر سیّد محمد کالپوی ترمذی الحسنی ابوالعلائی قادری، صاحب مناظرۂ رشیدیہ عالمِ کبیر حضرت مولانا محمد رشید عثمانی جون پوری اور حضرت سیّدنا ملاجیون کے استاد علامہ لُطفُ اللہ کوروی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کا شمار آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگردوں میں ہوتا ہے۔ حضرت سیّدنا جمال الاولیاء قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سلسلہ عالیہ قادریہ کے مشائخ میں سے ہیں۔

خانۂ دل کو ضیاء دے روئے ایماں کو جمال
شہ ضیاء مولیٰ جمالُ الاولیاء کے واسطے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ... تاریخ مشائخ قادریہ، ۲/ ۹۰ ماخوذا

دادا کی وفات کی پیشگی خبر دے دی

بچپن میں ایک دن حضرت صابرِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بابا فریدُ الدّین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: آج سے تین سال بعد میرے دادا جان وصال فرما جائیں گے۔ یہ سن کر بابا فرید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بیٹا! آپ کے دادا تو بغداد شریف میں ہیں اور آپ یہاں؟ (پھر آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ تین سال بعد ایسا ہو گا) عرض کی: ابھی میں نے اپنے قلب کی طرف دیکھا تو والدِ ماجد کی صورت سامنے آ گئی اور آپ نے سیدھے ہاتھ کی تین انگلیاں میری طرف اٹھائیں اور یہ (دادا جان کے) وصال کا اشارہ ہے۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ کی فِراست دیکھ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سینے سے لگا لیا۔[1]

اولیاء بھی غیب جانتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضانِ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام سے اولیائے عُظّام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کو بھی علمِ غیب عطا کیا جاتا ہے چُنانچہ اِس ضِمن میں اکابرینِ اُمّت کے اقوال مُلاحَظہ فرمایئے: (۱) حضرتِ علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شیخِ کبیر حضرت ابوعبداللہ شیرازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے نقل فرماتے ہیں: ہمارا عقیدہ ہے کہ بندہ ترقّیِ مقامات پا کر صِفَتِ رُوحانی تک پہنچتا ہے اُس وقت اُسے علمِ غیب حاصل ہوتا ہے۔[2]

---

1 ... تذکرۂ حضرت صابر کلیر، ص۳۶ ملخصاً

2 ... مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیح، کتاب الایمان، الفصل الاول، ۱/۱۲۸، تحت الحدیث: ۲

(۲)سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے امام حضرت سیِّدُنا عزیزان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرمایا کرتے: ”اس گروہِ اولیاکی نظر میں زمین دستر خوان کی طرح ہے۔“[1]یعنی جس طرح دستر خوان کی ہر چیز نظر آجاتی ہے اِسی طرح زمین کی ہر چیز اُن کو دکھائی دیتی ہے۔

(۳)حضرت خواجہ بہاؤ الحقِّ وَالدّین نقشبندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی یہ قول نقل کرکے فرماتے: ”ہم کہتے ہیں کہ (زمین ان کے لئے) ناخُن کی سطح کی طرح ہے، کوئی چیز اُن کی نظر سے غائب نہیں۔“[2]

(۴)ہمارے غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم ”قصیدۂ غوثیہ“ میں فرماتے ہیں:

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعاً

کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ التِّصَالِیْ

یعنی میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سارے شہروں کو اس طرح دیکھ لیا جیسے رائی کے چند دانے ملے ہوئے ہوں

(۵)حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبد الحقّ محدِّثِ دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اَخبار الاخیار میں حُضورِ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کا یہ ارشادِ مُعَظَّم نقل کیا ہے: ”اگر شریعت نے میرے منہ میں لگام نہ ڈالی ہوتی تو میں تمہیں بتادیتا کہ تم نے گھر میں کیا کھایا ہے

1 . . . نفحات الانس مترجم، ص۳۸۷

2 . . . نفحات الانس مترجم، ص۳۸۷

اور کیا رکھا ہے، میں تمہارے ظاہِر و باطِن کو جانتا ہوں کیونکہ تم میری نظر میں آر پار نظر آنے والے شیشے (یعنی کانچ) کی طرح ہو۔"[1]

(۶) حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عارفوں کا مقام بہت بلند ہے جب وہ اُس مقام پر پہنچ جاتے ہیں تو تمام دنیا و مافیہا (یعنی جو کچھ دنیا میں ہے) کو اپنی دو انگلیوں کے درمیان دیکھتے ہیں۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میرے دل کا علم علاءُ الدّین کے پاس ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل تمام جسم کا حاکم اور علم و حکمت کا سرچشمہ ہے۔ علم کے نور سے دل کا منور ہونا دنیا و آخرت دونوں ہی میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ حضرت سیّدنا علی احمد صابر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت بابا فریدُ الدّین گنج شکر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیضان سے فیضیاب ہوئے اور آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علومِ قلب کے وارث قرار پائے جیسا کہ حضرت بابا فریدُ الدّین گنج شکر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے: میرے سینے کا علم نظامُ الدّین (اولیاء) کے پاس ہے اور دل کا علم علاءُ الدّین (علی احمد صابر) کے پاس ہے۔[3]

---

1 ... اخبار الاخیار، ص۱۵

2 ... اخبار الاخیار، ص۲۳

3 ... سیر الاقطاب مترجم، ص۱۹۹ ملخصاً، خزینۃ الاصفیاء مترجم، ۲/۱۵۳ ملخصاً، اقتباس الانوار، ص۴۹۸ ملخصاً

خلافت کی عظیمُ الشّان محفل

رمضان المبارک میں بعد نمازِ تہجد حضرت بابا فریدُالدّین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کچھ دیر کے لیے آرام فرما ہوئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھ لگ گئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دیکھا کہ ایک ایسے مقامِ پُر انوار میں اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ قطبُ الدّین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ موجود ہیں کہ ہر طرف نور ہی نور ہے۔ ایک عالی شان دربار سجا ہے نبیٔ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلوہ افروز ہیں۔ نیز سلسلۂ چشتیہ کے تمام بزرگ بھی حسبِ مراتب اپنی اپنی نشست گاہوں پر موجود ہیں۔ حضرت بابا فرید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پیرو مرشد حضرت خواجہ قطبُ الدّین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حکم دیا: مخدوم علی احمد (صابر) کو آقائے دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حسبِ ارشاد حضرت سیّدنا علی احمد صابر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیّدنا علی احمد صابر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پُشت پر سیدھے کندھے کی جانب بوسہ دیا اور فرمایا: "ھٰذَا وَلِیُّ اللہ" اس کے بعد وہاں موجود تمام بزرگوں اور ملائکہ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اتباع کرتے ہوئے اُسی مقام پر بوسہ دیا اور یہ کہا: "ھٰذَا وَلِیُّ اللہ" پھر ہر طرف سے مبارک باد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ان مبارک باد کی صداؤں سے بابا صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھ کُھل گئی۔

اگلے روز حضرت بابا فریدُ الدّین گنج شکر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک عالی شان محفل کا اِنعقاد فرمایا جس میں حضرت شیخ ابو الحسن شاذلی، حضرت شیخ حمید الدّین ناگوری، حضرت شاہ منور علی اِلٰہ آبادی، حضرت شیخ بہاءُالدّین زکریا ملتانی، حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی رَحْمَۃُاللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وغیرہ بڑے بڑے علماء اوراولیاء شریک ہوئے۔ان تمام اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللهُ السَّلَام کی موجودگی میں حضرت بابا فریدُالدّین گنج شکر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا خواب بیان فرمایا جسے سنتے ہی وہاں موجود تمام بزرگوں نے یکے بعد دیگرے آپ رَحْمَۃُاللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مہرِ ولایت کو بوسہ دیا اور "ھٰذَا وَلِیُّ الله" کہہ کر مبارک باد دی۔ اس کے بعد حضرت بابا فریدُ الدّین گنج شکر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شیخ مخدوم (علی احمد صابر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کو خاندانِ چشتیہ کی امامت و خلافت عطا فرما کر اپنے دستِ مبارک سے اپنی بابرکت ٹوپی پہنائی اور سبز سبز عمامے سے آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دستار بندی فرمائی پھر کلیر شہر کی ولایت و خلافت کی سند سب حاضرینِ محفل کو سنا کر آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عطا فرمائی۔[1]

کلیر کی خلافت

حضرت بابا فریدُ الدّین گنج شکر رَحْمَۃُاللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب کسی کو خلافت عطا فرما کر

---

[1] . . . تذکرۂ حضرت صابر کلیر، ص ۷۴ ملخصًا

کسی علاقے کی جانب پر روانہ فرماتے تو نصیحت کے مدنی پھول بھی ضرور عطا فرمایا کرتے۔ حضرت سیّدنا علی احمد صابر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مرشد کی اس اَدا کا علم تھا لہٰذا جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کلیر جانے سے قبل بارگاہِ مرشد میں عرض کی: بندے کے حق میں کیا فرمان ہے؟ تو حضرت بابا فرید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ”زندگی راحت سے گزرے گی۔“ پس آخر عمر تک آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندگی راحت سے گزری آپ بڑے خوش باش اور کشادہ پیشانی تھے۔(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! راہِ خدا میں آنے والی تکلیفوں اور مُشکلات کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے رحمتِ الٰہی اور ربُّ الاَنام عَزَّوَجَلَّ کا انعام سمجھتے ہیں کیوں کہ مشکلات پر صبر کرنے سے درجات بلند ہوتے ہیں، اسی لیے بابا فریدُ الدّین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر آنے والی مشکلات کو راحت کا سبب قرار دیا۔

کلیر آمد

جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ۱۰ ذوالحجۃ ۶۴۶ھ یا ۶۵۰ھ میں ۳۳ سال کی عمر میں کلیر تشریف لائے تو یہ ایک عظیمُ الشّان اور بارونق شہر تھا۔ دولت کی فراوانی، وسیع و عریض عمارتیں اور مزین و آراستہ مکانات نے اس شہر کو مزید خوبصورت بنا

---

(1) ... مراٰۃ الاسرار، ص۸۵۶ ملخصًا

دیا تھا لیکن اس شہر کا ظاہر جس قدر روشن تھا اس شہر کے مکینوں کا باطن اسی قدر تاریک تھا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ حضرت سیّدنا علی احمد صابر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے ساتھ انتہائی بدسلوکی سے پیش آئے۔[1]

آج یہ سنّت بھی ادا ہو گئی

آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی تشریف آوری وہاں کے قاضی کو ایک آنکھ نہ بھائی۔ اس نے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے خلاف کلیر کے قیام الدّین نامی رئیس کو وَرْغَلایا، رئیس بھی قاضی کی باتوں میں آ گیا۔ جب حضرت سیّدنا علی احمد صابر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے اس رئیس کا سامنا ہوا تو اس نے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے کہا: ”اگر آپ امامت اور خلافت کے دعوے دار ہیں تو بتایئے میری تین ماہ سے غائب خوبصورت اور قد آور سبز رنگ والی بکری کہاں ہے؟ اگر بتا دیں گے تو ہم آپ کو اپنا امام مان کر آپ کی بیعت کر لیں گے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اس رئیس کی دستگیری فرماتے ہوئے عالَمِ ارواح کی جانب توجہ فرمائی اور ہاتھ اُٹھا کر فرمایا: ”اے بکری کے کھانے والو! نکل آؤ۔ “لمحہ بھر میں وہ تمام کے تمام لوگ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے رئیس کی بکری پکڑ کر کھالی ہے، اس کی تفصیل بیان کرو۔ رئیس کے خوف سے ان تمام لوگوں نے انکار کیا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے نرمی سے ارشاد فرمایا: بہتر یہی

---

1 ... محفلِ اولیاء، ص ۳۸۳ ملخصاً، حضرت مخدوم علاءُ الدین علی احمد صابر کلیری، ص ۶۸ ماخوذاً

ہے کہ خود اپنا اپنا حال بیان کر دو ورنہ ذرا سی دیر میں پردہ فاش ہو جائے گا اور پھر شرمندگی اُٹھانا پڑے گی۔ "یہ سن کر بھی وہ لوگ مسلسل انکار ہی کرتے رہے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے رئیس سے ارشاد فرمایا: آپ اپنی بکری کا نام پکاریئے۔ جیسے ہی اس نے "حَرمَنَہ" کہہ کر آواز دی تو بکری کو ہڑپ کر جانے والوں کے پیٹ سے یہ آواز آئی: میں ان لوگوں کے پیٹ میں ہوں، انہوں نے آدھی رات کو چاہِ صَدرَق کے کنارے پر ذبح کر کے میرا گوشت بھون کر کھایا تھا اور ہڈیاں، کھال میں رکھ کر کنویں میں پھینک دی ہیں۔ یہ سن کر رئیس نے عرض کی: آپ بے شک اَقْطاب میں سے ہیں۔ آگے بڑھ کر بیعت کرنا ہی چاہتا تھا کہ قاضی نے اسے روک لیا اور اس کے کان میں کہا: "اس کے دھوکے میں مت آنا یہ بہت بڑا جادوگر معلوم ہوتا ہے۔" یہ سن کر رئیس کا دل لمحہ بھر میں پلٹ گیا، اس کے قدم رک گئے اور اس قدر روشن کرامت دیکھنے کے باوجود زبان سے بدگمانی کے زہر میں بجھا ہوا تیر نکلا: "مجھے تو تم قُطب نہیں جادوگر لگتے ہو۔" یہ سن کر حضرت سیِّدنا علی احمد صابر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسکرا دیے اور عفو و درگزر کی معنوی کرامت کا اظہار کرتے ہوئے یوں فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج یہ سنّتِ نبوی بھی ادا ہو گئی کہ مجھے جادوگر کہا گیا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدنا علی احمد صابر کلیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مبارک سیرت میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے والے مبلِّغین کے

---

1 . . . تذکرہ حضرت صابر کلیر، ص٥٩ ملخصاً

لیے ایک مدنی پھول یہ بھی ہے کہ نیکی کی دعوت میں جس قدر آزمائشیں آئیں ان کا مقابلہ کرنے کے لیے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر آنے والی آزمائشوں کو یاد کیجیے کیوں کہ اس کی برکت سے حوصلہ پست نہیں ہو گا اور نہ ہی شیطان اس راہ میں رکاوٹ بن سکے گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کی دل آزاری کا انجام

جب حضرت سیّدنا علی احمد صابر کلیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کلیر تشریف لائے اس وقت وہاں دولت مند اُمَراء کی ایک بڑی تعداد آباد تھی، جمعے کی ادائیگی کے لیے یہ اُمَراء ہاتھیوں پر سوار ہو کر مسجد آتے اور اپنے غرور تکبر کی تسکین کے لیے اوّلین صفوں میں ہی بیٹھنا پسند کرتے، کسی غریب و مسکین کو مجال نہ ہوتی کہ ان صفوں میں بیٹھ جائے اگر کوئی غلطی سے بیٹھ بھی جاتا تو اسے ڈرا دھمکا کر پیچھے کر دیا کرتے، یہ لوگ غریبوں کو اپنا غلام سمجھتے تھے یہی کیفیت شہر کے قاضی و حاکم کی بھی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان کی اصلاح کے لیے خوب کوشش فرمائی لیکن حاکم و اُمراء دولت کے نشے میں چور تھے اور شہر کے قاضی کو اپنا منصب چھن جانے کا خوف تھا اس وجہ سے ان دونوں طبقوں نے اصلاح خوشی دلی سے قبول کرنے کے بجائے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مذاق اڑانا شروع کر دیا۔

حضرت سیّدنا علی احمد صابر کلیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پنج وقتہ نمازِ باجماعت کی عادت تو بچپن ہی سے تھی، جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کلیر تشریف لائے تب بھی

تمام تر آزمائشوں اور مشکلات کے باوجود مسجد کی حاضری کی پیاری پیاری عادت برقرار رہی ۔جب جمعہ آیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نمازجمعہ کی ادائیگی کے لیے مسجد تشریف لائے اور پہلی صف میں جلوہ افروز ہوگئے، حسبِ معمول رؤساء اور اُمراءنے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو صفِ اوّل سے محروم کردیا،جب دوسرے اور تیسرے جمعے بھی پہلی صف سے محرومی کا سلسلہ ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے پیرو مرشد بابافریدُ الدّین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مکتوب کے ذریعے تمام اَحوال سے آگاہ فرمایا،مرشد نے جوابی مکتوب میں یہ ارشاد فرمایا:"کلیر تمہاری بکری ہے تمہیں اجازت ہے دودھ پیو یا گوشت کھاؤ۔"یہ اجازت پاکر جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چوتھے جمعے مسجد کی پہلی صف میں تشریف فرماہوئے تو ایک بار پھر اُمراءنے آپ کو پیچھے تشریف لے جانے پر مجبور کردیا،اس بار آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد سے باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:اے مسجد!امام تو اپنا کام ختم کرچکا اور تو ابھی تک کھڑی ہے تو بھی سجدہ کر۔زبانِ مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوتے ہی مسجد کی چھت گرگئی اور ولیُّ اللہ کو صفِ اوّل سے محروم کرکے دل آزاری کرنے والے متکبّر اُمَراءاپنے انجام کو پہنچے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیاء کی گستاخی تباہی و بربادی کا سبب بن جاتی ہے،لہٰذا کبھی بھی کسی نیک بندے بلکہ عام مسلمان

---

1 . . . محفلِ اولیاء، ص ۳۸۴،۳۸۳ ملخصًا، خزینۃ الاصفیاء، ۲/ ۱۵۵ ماخوذاً، اللہ کے خاص بندے، ص ۵۸۴ ملخصًا

کی بھی دل آزاری مت کیجیے۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہئے کہ پہلی فرصت میں اپنے گھر بار، عزیز واقارب، محلہ داروں، مارکیٹ یا دفتر میں ساتھ کام کرنے والوں، ساتھ پڑھنے والوں الغرض جن جن سے اس کا واسطہ پڑتا ہے، ان کے بارے میں دیانت داری کے ساتھ سوچے کہ ان کی غیبت، چغل خوری، حق تلفی اور دل آزاری کا سلسلہ تو نہیں؟ اگر ان سوالات کا جواب ہاں میں ملے تو فوراً توبہ کیجئے اور آئندہ کے لیے یہ نیت بھی کرے کہ اگر میری وجہ سے کسی مسلمان کی دل آزاری ہو گئی تو اُسی وَقت عاجِزی کے ساتھ مُعافی بھی مانگوں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عبد و معبود کے مابین فرق

حضرت سیّدنا علی احمد صابر کلیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر فرماتے: بندے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مابین یہ فرق ہے کہ بندہ کھانے کا محتاج ہے اور خدا اِس سے مُنَزَّہ و پاک ہے۔[1]

نماز سے محبت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نماز سے بے حد محبت تھی اور اس محبت کی وجہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ بیان فرمائی: نماز بھی کیا اچھی چیز ہے کہ حضوری (کی برکت)

---

1 ... تذکرۂ حضرت صابر کلیر، ص ۸۳ ملخصًا

سے دربار (یعنی دربارِ الٰہی) میں لے آئی ہے (یعنی نماز دربارِ الٰہی میں حاضری کا سبب بننے کی وجہ سے عمدہ عبادت ہے)۔[1]

لباس

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا لباس کُرتا، تہبند اور عمامہ شریف پر مشتمل ہوا کرتا۔[2]

باعمامہ رہنا عقلمندی کی علامت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عمامہ شریف سر کی زینت، پابندیٔ سنّت کی پہچان، مومن کی آن بان اور علماء، فقہاء و بزرگانِ سلف و خلف کی شان ہے اسے چھوڑنا سببِ نقصان ہے جبکہ ننگے سر رہنے کی عادت، ننگے سر راستوں میں چلنا اور اسی طرح مساجد میں نماز کے لئے داخل ہو جانا اچھی عادت نہیں۔ علماء و صلحاء تو سر ڈھانپ کر رہتے ہی تھے، عام شُرَفاء بھی اسے تہذیب اور شرافت کا حصہ سمجھتے یہی وجہ ہے کہ حضرت علّامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **عقلمند آدمی سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ ننگے سر رہنا اچھی عادت نہیں، کیوں کہ اس میں ترکِ ادب اور مُرَوَّت کی خلاف ورزی پائی جاتی ہے۔**[3] سر ڈھانپنے کی کس قدر اہمیت

---

1 . . . تذکرۂ حضرت صابر کلیر، ص ۸۲ ملخصًا

2 . . . حضرت مخدوم علاءُالدین علی احمد صابر کلیری، ص ۸۰ ملتقطاً

3 . . . تلبیس ابلیس، الباب العاشر فی ذکر تلبیسہ علی الصوفیۃ الخ، فصل فی ذکر الادلۃ علی کراہیۃ الغنا الخ ص ۳۱۹

ہے اس کا اندازہ اس روایت سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے چنانچہ حضرت وَاثِلَہ بن اَسقَع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ”دن میں سر ڈھانپنا عقلمندی ہے۔“[1] لہٰذا ہمیں بھی چاہئے نہ صرف نماز کے وقت اپنے رب کے حضور سر ڈھانپ کر حاضر ہوں بلکہ ہر وقت ہی عمامہ شریف سجائے رکھیں کہ اس کی بڑی برکتیں ہیں جیسا کہ

بُردبار بننے کا آسان عمل

حضرت سیِّدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُما روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِعْتَمُّوا تَزْدَادُوا حِلْمًا یعنی عمامہ باندھو تمہارا حِلْم بڑھے گا۔[2]

حضرت علامہ عبد الرءوف مناوی عَلَیہ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: (عمامہ باندھو) تمہارا حلم بڑھے گا اور تمہارا سینہ کشادہ ہو گا کیونکہ ظاہری وضع قطع کا اچھا ہونا انسان کو سنجیدہ اور باوقار بنا دیتا ہے نیز غصے، جذباتی پن اور خَسِیس حرکات سے بچاتا ہے۔[3]

آپ کی غذا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غذا انسان کے ظاہر و باطن دونوں پر اثر کرتی

---

1 . . . کنز العمال، کتاب المعیشۃ والعادات، فرع فی العمائم، جزء: ۱۵، ۸/۱۳۳، حدیث: ۴۱۱۳۶ مختصراً

2 . . . معجم کبیر، عبد اللہ بن العباس، ۱۲/۱۷۱، حدیث: ۱۲۹۴۶

3 . . . فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۱/۷۰۹، تحت الحدیث: ۱۱۴۲

ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نہایت ہی سادہ غذا پر قناعت کیا کرتے۔ دراصل یہ حضرات کھانے کے لیے نہیں جیتے بلکہ جینے کے لیے کھانا تناول فرماتے۔ حضرت سیّدنا علی احمد صابر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر روزے سے رہتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر پانی میں اُبلا ہوا بے نمک گولر[1] تناوُل فرماتے، بس یہ ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خاص غذا تھی۔[2]

امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تالیف فیضانِ سنّت میں فرماتے ہیں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** کھانا کم کھانے کے ساتھ ساتھ بِالخصوص مَیدہ، مِٹھاس و چکناہٹ اور اِس کی بناوٹوں کے استِعمال میں (طبیب کے مشورہ کے مطابِق) کمی رکھنے سے بدَن کے وَزن میں کمی آتی، اُبھرا ہوا پیٹ اصلی حالت پر آتا اور آدَمی خوش اَندام (یعنی SMART) رَہتا ہے۔ کم کھانے والے ہلکے بدَن والے مسلمان کو خدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے چُنانچہ حضرتِ سیّدنا عبد اللہ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلیم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کو تم میں سب سے زِیادہ وہ بندہ پسند ہے جو کم کھانے والا اور

---

1 ... انجیر کی طرح کا ایک روئیں دار پھل ہے۔ اسے ہندی میں گولر اور انگریزی میں wild figs کہتے ہیں۔ کچے پھل کا رنگ سبز جبکہ پکے ہوئے کا سرخ ہوتا ہے۔ (کتاب المفردات، ص۴۲۴)

2 ... سیر الاقطاب مترجم، ص ۲۰۰ ملخصاً، صفات الکاملین، ص ۱۴۱

خَفِیف (یعنی ہلکے) بدَن والا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عمل کا جذبہ بڑھانے کیلئے مَدَنی ماحول ضَروری ہے، ورنہ عارِضی طور پر جذبہ پیدا ہو تا بھی ہے تو اچّھی صحبت کے فُقدان (یعنی کمی) کے سبب استِقامت نہیں مل پاتی۔ لہٰذا عاشِقانِ رسول کی صحبت حاصِل کرنے کیلئے مَدَنی قافِلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی بَرَکت سے ہر طرف سنّتوں کی دُھوم دھام ہے۔ آیئے دعوتِ اسلامی کی ایک ایمان افروز "بہار" سے اپنے قلب و جگر کو گلِ گلزار کیجئے۔ چُنانچہ

ایک غیر مسلم کا قبولِ اسلام

تحصیل ٹانڈا ضلع آمبیڈکر نگر (یو پی ہند) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: میں کُفر کی تاریک وادیوں میں بھٹک رہا تھا، ایک دن کسی نے مکتبۃُ المدینہ کا ایک رسالہ اِحترامِ مُسلم تحفے میں دیا میں نے پڑھا تو حیرت زدہ رَہ گیا کہ جن مسلمانوں کو میں نے ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے اِن کا مذہب "اسلام" آپَس میں اِس قَدَر اَمن و آشتی کا پیام دیتا ہے! رسالے کی تحریر تاثیر کا تیر بن کر میرے جگر میں پیوست ہو گئی اور میرے دل میں اسلام کی مَحَبَّت کا چشمہ موجیں مارنے لگا۔ ایک دن میں بس میں سفر کر رہا تھا کہ چند داڑھی اور عمامہ والے اِسلامی بھائیوں کا قافلہ بھی بس میں سُوار ہوا، میں دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ مسلمان ہیں،

---

1 . . . الجامعُ الصَّغیر، ص ۲۰، حدیث: ۲۲۱

میرے دل میں اسلام کی مَحبَّت تو پیدا ہو ہی چکی تھی لہٰذا میں اِحترام کی نظر سے ان کو دیکھنے لگا، اِتنے میں ان میں سے ایک اسلامی بھائی نے نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں نعت شریف پڑھنی شروع کر دی، مجھے اُس کا انداز بے حد بھلا لگا، میری دلچسپی دیکھ کر ان میں سے ایک نے مجھ سے گفتگو شُروع کر دی وہ سمجھ گیا کہ میں مسلمان نہیں ہوں، اُس نے بڑے دلنشین انداز میں مجھ سے کہا: ''میں آپ کو اسلام قَبول کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔'' رسالہ اِحترامِ مُسلم پڑھ کر میں چونکہ پہلے ہی دلی طور پر اسلام کا گرویدہ ہو چکا تھا۔ اس کے عاجِزانہ انداز نے دل پر مزید اثر ڈالا، مجھ سے انکار نہ بن پڑا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے سچّے دل سے اسلام قَبول کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے وَقت مسلمان ہوئے مجھے چار ماہ ہو چکے ہیں، میں پابندی سے نَماز پڑھ رہا ہوں، داڑھی سجانے کی نیّت کر لی ہے، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر مَدَنی قافِلوں میں سفر کی سعادت بھی پا رہا ہوں۔[1]

کافروں کو چلیں مشرکوں کو چلیں	دعوتِ دین دیں قافلے میں چلو
دین پھیلایئے سب چلے آیئے	مل کے سارے چلیں قافلے میں چلو

مہمانوں کی خیر خواہی فرماتے

حضرت سیّد علاءُ الدّین علی احمد صابر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پانی میں اُبلے ہوئے گولر پسند فرماتے لیکن جب محبوبِ الٰہی حضرت سیّد محمد نظامُ الدّین اولیاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ

1 . . . فیضانِ سنّت، ۱/۲۵۸

تَعَالٰی عَلَیْہ کے یہاں سے کوئی شخص آتا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُدّام سے فرماتے: بھائی! یہ دہلی سے آئے ہیں، اِن کے کھانے میں نمک ضرور شامل کرنا۔[1]

زندگی کے ہر پہلو سے صبر جھلکتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا علی احمد صابر کلیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کم کھاتے، کم گفتگو فرماتے اور کم سوتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زیادہ تر تنہائی میں رہ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مصروف رہا کرتے اور بعض اوقات کئی کئی دن تک فاقے سے رہ کر نفس کی خوب تربیت فرماتے۔ ہمیشہ زمین پر سوتے تھے اور بچھونا وغیرہ کچھ نہ بچھاتے۔[2]

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ تمام عادات اس بات کی دلیل ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مبارک ذات سراپا صبر تھی۔ صبر کی یہ عظیم دولت ہمیں بھی حاصل ہو سکتی ہے، لیکن اس کے لیے مسلسل کوشش ضروری ہے۔ اگر آپ بھی صبر کی عملی تربیت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اِن مدنی پھولوں پر عمل کیجیے:

(۱) صبر کے فضائل پیش نظر رکھیے

کسی بھی نیک کام یا اچھے عمل کے فضائل پیش نظر ہوں تو اس پر عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ صبر تو وہ باطنی خوبی ہے کہ جس کے فضائل سے قرآن و حدیث

---

1 . . . سیر الاقطاب مترجم، ص ۲۰۰

2 . . . اللہ کے خاص بندے، ص ۵۷۶ ملخصًا، حضرت مخدوم علاءُالدین علی احمد صابر کلیری، ص ۸۰ ملخصًا

مالا مال ہیں، صابرین کے لیے بڑا انعام ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ساتھ“ ہے چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ“ ترجمۂ کنزالایمان: بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔[1] یہ اور اس طرح کے دیگر فضائل ذہن نشین کر لینے سے بڑی سے بڑی آزمائش کا مقابلہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

(۲) بارگاہِ الٰہی میں دعا کیجیے

آزمائش ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تعلق قائم کرنے، اس کی بارگاہ میں فریاد کرنے کا سبب بنتی ہے اور جب اس کیفیت میں بندہ آہ و زاری کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں التجاء کرتا ہے تو اس کی دعا ضرور مقبول ہوتی ہے لہٰذا جب بھی کوئی مصیبت در پیش ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے صبر پر استقامت اور اس آزمائش کے ختم ہو جانے کی دعا کیجیے۔

(۳) عاجزی اپنا لیجیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات ذہن نشین کر لیجیے کہ تکبر وہ برتن ہے جس میں صبر کا شہد کبھی بھی نہیں سما سکتا لہٰذا اگر آپ اپنی ذات میں صبر پیدا کرنا چاہتے ہیں تو عاجزی اپنا لیجیے کیوں کہ عاجزی ہی وہ صفت ہے جو دوسرے سے انتقام کے جذبے کو ختم کر دے گی۔

---

1 . . . پ ۲، البقرۃ: ۱۵۳

(۴) صبر میں مُسابَقت کا ذہن بنالیجیے

بے صبری کی سب سے بڑی وجہ "طبیعت میں جلد بازی" ہے، یہ جلد بازی ہی انسان کو عملی میدان میں ناکام ونامراد کروادیتی ہے بلکہ بعض اوقات تو اس جلد بازی کی بدولت جان سے بھی ہاتھ دھونا پڑتا ہے اس کی عام مثال روڈ پر ہونے والے حادثے ہیں، لہٰذا اگر آپ دنیا و آخرت میں کامیابی کے خواہشمند ہیں تو جلد بازی کی عادت ختم کردیجیے اور صبر میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی عادت اپنالیجیے اس کی برکتیں آپ خود محسوس کریں گے۔

(۵) انتقامی کاروائی کی عادت ترک کیجیے

صبر میں ایک بڑی رکاوٹ کسی بھی بات پر آگ بگولہ ہو کر انتقامی کارروائی کرنا بھی ہے۔اس کا آغاز بغض و کینہ سے ہوتا ہے اور انجام بعض اوقات قتل و غارت پر ہوتا ہے۔انتقام کی آگ کو بجھانے کے لیے عفوودرگزر کے ٹھنڈے پانی کا چھڑکاؤ جتنا زیادہ ہوگا صبر کرنا اتنا ہی آسان ہو جائے گا لہٰذا اگر صبر کی عادت اپنانا چاہتے ہیں تو اپنے اندر انتقامی جذبات کو بیدار کرنے کی بجائے درگزر سے کام لیجیے۔

(۶) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کو یاد کیجیے

آزمائش چھوٹی ہو یا بڑی اس پر واویلا کرتے ہوئے ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں بہت سی نعمتوں سے نوازا ہے، اگر ہماری توجہ عین اس مصیبت اور پریشانی کے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن نعمتوں کی جانب ہو جائے تو کبھی بھی صبر کا

دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے، لہٰذا کسی بھی آزمائش یا پریشانی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شب وروز کے معمولات

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شب وروز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد میں گزرتے، لوگوں کی صحبت سے کنارہ کش رہتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر خاموش رہا کرتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خاموشی میں بھی ایک کشش تھی اور جب کبھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کچھ ارشاد فرماتے تو فقط ایک جملے میں کئی سوالوں کے جوابات عطا فرمادیتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی کرامتوں کو چھپاتے، اگر کوئی اس کا ذکر بھی کرتا تو اسے نہایت خوبصورتی سے ٹال دیتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تارِکُ الدُّنیا بزرگ تھے لیکن دنیا کی اصلاح کو اپنا فرض سمجھ کر ادا فرماتے، ان قیمتی اَوصاف کی بناء پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دنیا کی رونق تھے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اپنی حیات میں اور بعدِ وفات اِنہیں اوصاف کی بناء پر دلوں پر حکومت کرتے ہیں، آج کے اس پُرفتن دور میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اس دنیا کی رونق ہیں جن میں سے

---

1 . . . حضرت مخدوم علاءُ الدین علی احمد صابر کلیری، ص ۸۱ ماخوذاً

ایک امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مبارک معمولات گفتار و کردار، سیرت واخلاق کی عظمت کا اِعتراف بڑے بڑے علماء ومشائخ کرتے ہیں بلکہ ایک عام اسلامی بھائی بھی آپ کی ملاقات وزیارت کی برکت سے اپنے دل کی دنیا کو زیروزبر ہوتا محسوس کرتا ہے۔ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی چند لمحوں کی صحبت سے توبہ کی توفیق ملتی ہے اور نیکیوں پر اِستقامت کا ذہن بنتا ہے، مدنی مذاکروں میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مختصر، جامع اور خُوبصورت ملفوظات سے علمی اُلجھنیں حل ہوجاتی ہیں مختصراً یہ کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُبارک معمولات میں اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی سیرت کا عکس دکھائی دیتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بارگاہِ صابر میں بھیج دیا

شمسُ الاولیاء حضرت سیّدنا شمسُ الدین ترک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تفسیر و حدیث، فقہ، ریاضی وہندسہ جیسے کئی علوم پر دسترس رکھتے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے وطن سے بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کچھ عرصہ آپ کی صحبت میں رہے اور خلافت سے نوازے گئے۔ ایک روز بابا فریدُ الدّین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: ”آپ

کا حصولِ نعمت و کمال دوسرے مرشد پر موقوف ہے۔" یہ فرما کر حضرت سیّدنا شمسُ الدین ترک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حضرت سیّدنا علاءُ الدّین علی احمد صابر کلیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں بھیج دیا۔[1]

تلاوتِ قرآن نے کیسا مرتبہ دیا

جب حضرت شمسُ الدین ترک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِکْتِسَابِ فیض کے لیے کلیر حاضر ہوئے تو اس وقت حضرت صابر پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گولر کے درخت کے نیچے تنہا عبادت و ریاضت میں مشغول تھے، لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ایک درخت کے نیچے تشریف فرما ہو کر تلاوتِ قرآن کرنے لگے، جب حضرت سیّدنا علی احمد صابر کلیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کانوں میں کلامِ الٰہی کی مٹھاس رس گھولنے لگی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس جانب متوجہ ہوئے اور جس سمت سے آواز آرہی تھی اسی جانب چل پڑے، بِالآخر ایک درخت کے نیچے حضرت سیّدنا شمسُ الدّین ترک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بیٹھا پایا۔ آپ بھی تھوڑے فاصلے پر تشریف فرما ہوگئے۔ جب حضرت سیّدنا شمسُ الدّین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تلاوت ختم کرکے سر اُٹھایا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وہاں موجود پا کر گھبرا گئے۔ لیکن آپ نے نہایت نرمی سے فرمایا: "شمس! گھبراتے کیوں ہو؟ ہم تم سے بہت خوش ہیں۔" پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بیعت سے مشرف فرمایا اور اپنے مبارک ہاتھوں سے دستار بندی فرمائی۔ آپ

---

1 ... تذکرۂ اولیائے پاک وہند، ص٦٧ ملخصاً

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک طویل عرصے تک مرشد کی خدمت میں رہے، وضو بھی آپ کراتے اور کھانے کا انتظام بھی فرماتے یوں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مرشد کے خدمت گزار بن گئے۔[1]

امیر خسرو کی مہمان نوازی

بیس برس سے یہ معمول رہا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خلیفہ حضرت خواجہ شمسُ الدین ترک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جنگل سے گولر توڑ کر لاتے اور انہیں ابال کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں پیش کر دیتے۔ ایک دفعہ حضرت سیّدنا امیر خسرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دہلی سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیّدنا امیر خسرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا خیال فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: "شمسُ الدّین! خسرو آئے ہیں، ان کی مہمان نوازی کرنی چاہیے تاکہ دہلی جاکر خواجہ نظامُ الدّین اولیا سے یہ نہ کہے کہ کلیر میں خاطر تواضع نہ ہوئی آج گولر میں تھوڑا نمک بھی ڈال دینا۔" حضرت سیّدنا امیر خسرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دہلی واپس جاتے ہوئے تبرکاً گولر بھی اپنے ساتھ لے گئے اور اسے سلطان المشائخ حضرت سیّد نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں پیش کیا جسے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آنکھوں سے لگایا اور خوب ذوق شوق سے تناول فرمایا۔[2]

---

1 ... تذکرۂ اولیائے پاک وہند، ص۷۶ ماخوذاً

2 ... محفلِ اولیاء، ص۳۸۵ ملخصاً

حضرت محبوبِ الٰہی اور حضرت صابر پاک

حضرت محبوبِ الٰہی حضرت سیّد محمد نظامُ الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت صابرِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بے حد احترام فرماتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس سے جب کوئی شخص حضرت صابرِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا چاہتا تو اُسے حد درجہ احترام کی تاکید فرماتے نیز ارشاد فرماتے: کوئی بات خلافِ مزاج نہ ہو۔ یہ دونوں بُزرگ ایک دوسرے سے بے حد محبت فرماتے تھے۔(1)

شمسُ الدّین میرا دوست ہے

حضرت سیّدنا علاءُالدّین علی احمد صابر کلیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زبان سے نکلنے والے کلمات بارگاہِ الٰہی میں بہت جلد مقبول ہو جایا کرتے اسی لیے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا لقب سیفِ لسان بھی ہے۔ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیّدنا شمسُ الدّین ترک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پانی لانے کے لئے بھیجا جس میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کچھ تاخیر ہوگئی، جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ واپس آئے تو حضرت سیّدنا علی احمد صابر کلیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زبان مبارک سے یہ جملے ادا ہوگئے: ایک پیالہ پانی لانے میں اتنی تاخیر؟ شمسُ الدّین! کیا دکھائی نہیں دیتا؟

---

(1)... سیر الاقطاب مترجم، ص ۲۰۰

اندھے ہوگئے ہو، پانی نظر نہیں آیا تھا کیا؟" جونہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پانی کا پیالہ لے کر نوش فرمانے کے لیے تشریف فرما ہوئے تو حضرت سیّدنا شمسُ الدّین ترک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے منہ سے درد بھری آہ نکلی پھر فوراً آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں عرض کی: "حضور! میں تو اندھا ہوگیا۔" یہ دیکھ کر حضرت سیّدنا صابر کلیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سجدہ ریز ہوگئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! شمس تو تیرے اس گنہگار بندے کا دوست اور واحد ساتھی ہے تو اس کے حال پر رحم فرما۔" جیسے ہی دعا ختم ہوئی حضرت سیّدنا شمسُ الدّین ترک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بینائی واپس آگئی۔

نظرِ صابر کا انتخاب

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیّدنا شمسُ الدّین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بے حد محبت فرماتے، ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مخاطب کرکے فرمایا: "اے شمس! تو میرا فرزند ہے، میں نے خدا سے چاہا کہ میرا سلسلہ تجھ سے جاری ہو اور قیامت تک رہے۔"[1] آخری عمر میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا خرقۂ خلافت حضرت شیخ شمسُ الدّین ترک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عطا فرما کر پانی پت کا صاحبِ ولایت مقرر فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ہاتھ سے خلافت نامہ لکھ کر اِن

---

1 ... تذکرۂ اولیائے پاک وہند، ص ۷٦

کے حوالے کیا اور اسمِ اعظم جو مشائخ سے سینہ بہ سینہ چلا آرہا تھا اس کی تلقین فرمائی اور یہ وصیت فرمائی: ”تین دن سے زیادہ یہاں نہ رہنا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو پانی پت کی ولایت عطا فرمائی ہے، وہاں جا کر سکونت اختیار کرنا اور بھٹکے ہوئے لوگوں کی ہدایت میں کمر بستہ ہو جانا، میں ہر جگہ تمہارا معاون رہوں گا۔“ حضرت شیخ شمسُ الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بارگاہِ مرشد میں عرض کی: حضور! آپ کی ولایت باقی اور پائندہ ہے اس بندے کا ارادہ یہ تھا کہ باقی عمر آستانہ عالیہ کی جاروب کشی کرتا۔ اب آپ کا حکم ہے کہ پانی پت جاؤ۔ لیکن وہاں شیخ شرف الدّین بو علی قلندر پانی پتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ[1] موجود ہیں معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے کس طرح پیش آتے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: فکر مت کرو تمہارے وہاں پہنچتے ہی وہ وہاں سے چلے جائیں گے۔[2]

میرا شمس ہی کافی ہے

ایک مرتبہ شیخ المشائخ خواجہ نظامُ الدّین اولیاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک مُرید حضرت سیّدنا علاءُالدّین صابر کلیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت شیخ شمسُ الدین تُرک کے علاوہ کسی کو مرید اور خلیفہ نہیں بنایا اور میرے مرشد حضرت شیخ نظام الدّین اولیا نے

---

1 ... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امام اعظم کی اولاد سے ہیں۔ حدیقۃ الاولیاء، ص ٨١

2 ... اقتباس الانوار، ص ٥١٢ ملخصاً، تذکرۂ اولیائے پاک و ہند، ص ٧٦ ملخصاً

آسمان پرستاروں کی تعداد سے بھی زیادہ مرید بنائے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: "میرا شمس کافی ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے تمام ستاروں پر غالب ہے۔" دہلی آکر اس نے سارا واقعہ شیخ المشائخ خواجہ نظام الدّین اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بیان کیا۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم نے حضرت کو کیوں رنجیدہ کیا دوسری مرتبہ ایسی حرکت نہیں ہونی چاہئے بے شک انہوں نے جو کچھ فرمایا صحیح فرمایا وہ مقرّبِ بارگاہِ ربّانی ہیں۔[1] ایک موقع پر حضرت علاءُ الدّین علی احمد صابر کلیری نے حضرت سیّدنا شمسُ الدّین ترک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں فرمایا: ہمارا شمس اولیاء میں سورج کی طرح ہے۔[2]

وصال مبارک

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک دن شمسُ الدّین ترک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: جب آپ سے کوئی کرامت ظاہر ہو تو سمجھ لیجیے گا کہ میرا انتقال ہو گیا ہے۔[3] جس دن حضرت سیّدنا شمسُ الدّین ترک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کرامت ظاہر ہوئی فوراً کلیر شریف حاضر ہوئے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تجہیز و تکفین، تدفین خود فرمائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ھ مطابق

---

1 ... سیر الاقطاب، ص ۲۰۱ ملخصاً
2 ... تذکرۂ اولیائے پاک وہند، ص ۷۸
3 ... محفلِ اولیاء، ص ۳۸۶ ملخصاً

15مارچ 1291ء ہے۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزارِ پُر انوار کلیر شریف ضلع سہارن پور (یوپی) ہند میں نہر گنگ کے کنارے مرجع الخلائق ہے۔

مزار کی بے حرمتی کی ہاتھوں ہاتھ سزا

ایک کافر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزار کے پاس سے گزر رہا تھا، اس نے جب یہ دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار پر کوئی نہیں تو اس کی نیّت خراب ہوئی اور اسے آپ کا مزارِ مبارک شہید کر کے اپنی عبادت گاہ تعمیر کرنے کی سوجھی لہٰذا اس نے اپنے اس ناپاک ارادے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ایک تیشہ (ایک اَوزار) لیا اور اپنے ناپاک عزم کو پورا کرنے میں جُت گیا، جب اس کی توجہ مزار کے روشن دان کی طرف گئی تو تَجَسُّس سے اس نے روشن دان سے جھانک کر اندر کا منظر دیکھنا چاہا مگر اس کا سر پھنس گیا اور دم گھٹنے کی وجہ سے وہ تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ رات کو مزار کے خدمت گاروں کے خواب میں حضرت سیّدنا علی احمد صابر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ”ایک شخص گستاخی کے ارادے سے ہمارے مزار پر آیا تھا اسے سزا تو مل گئی ہے اب وہ مزار کے روشن دان سے لٹکا ہوا ہے اسے آکر نکال دیا جائے۔“ دوسری صبح وہ خدمت گار اپنے ساتھیوں کے ساتھ مزار پر حاضر ہوئے، اس کافر کو کھینچ کر باہر نکالا اور اس کی لاش جنگل میں پھینک

---

1 ... خزینۃ الاصفیاء ۲/ ۱۵۹، محفلِ اولیاء، ص۳۸۶ ملخصاً

دی۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ولیٔ کامل کے مزار کی بے حرمتی کرنے والے کا عبرت ناک انجام آپ نے ملاحظہ فرمایا، یہ مدنی پھول خوب ذہن نشین کرلیجیے کہ "اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام سے بغض و عداوت رکھنے اور ان کی گستاخی کرنے میں کوئی خیر نہیں بلکہ دنیا و آخرت کی بربادی کا ذریعہ ہے۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے عداوت کا سب سے بڑا سبب گستاخانِ اولیاء کی صُحبتِ بَد بھی ہے اور اس کی نحوست کی وجہ سے شیطان طرح طرح کی گستاخیاں کرواتا ہے لہٰذا اولیائے کرام کی گستاخی کرنے والوں کی صحبت سے بچنے ہی میں عافیت ہے۔ حُبِّ اولیاء باعثِ فوز و فلاح (کامیابی) ہے اس سلسلے میں امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عَطار قادری دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه اپنی مایہ ناز تالیف فیضانِ سُنَّت میں ایک حکایت نقل فرماتے ہیں: مکہ مکّرمہ کے ایک شافِعی مُجاوِر کا کہنا ہے، مِصر میں ایک غریب شخص کے یہاں بچّے کی وِلادت ہوئی اُس نے ایک سماجی کارکُن سے رابِطہ کیا، وہ نومولود کے والِد کو لیکر کئی لوگوں سے ملا مگر کسی نے مالی امداد نہ کی، آخِر کار ایک مزار پر حاضِری دی، اُس سماجی کارکن نے کچھ اِس طرح فریاد کی: "یاسیِّدی! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، آپ اپنی ظاہِری زندگی میں بہُت کچھ دیا

---

1 ... خزینۃ الاصفیاء، ۲/۱۵۸ ملخصاً، اقتباس الانوار، ص ۵۰۵ ملخصاً، تذکرۂ اولیائے برِّصغیر، ۲/۵ ملخصاً

کرتے تھے، آج کئی لوگوں سے نومولود کیلئے مانگا مگر کسی نے کچھ نہ دیا۔ یہ کہنے کے بعد اُس سماجی کارکن نے ذاتی طور پر آدھا دِینار نومولود کے والِد کو اُدھار پیش کرتے ہوئے کہا: ”جب کبھی آپ کے پاس پیسوں کی ترکیب بن جائے مجھے لوٹا دینا۔“ دونوں اپنے اپنے راستے ہو لئے۔ سماجی کارکن کو رات خواب میں صاحبِ مزار کا دیدار ہوا، فرمایا: آپ نے مجھ سے جو کہا وہ میں نے سُن لیا تھا مگر اُس وقت جواب دینے کی اجازت نہ تھی، میرے گھر والوں سے جا کر کہئے کہ وہ انگیٹھی (اَن۔ گی۔ ٹھی) کے نیچے کی جگہ کھودیں، ایک مَشکیزہ نکلے گا اُس میں 500 دِینار ہوں گے وہ ساری رقم اُس نومولود کے والِد کو پیش کر دیجئے۔“ چُنانچہ وہ صاحِبِ مزار کے گھر والوں کے پاس پہنچا اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ ان لوگوں نے نشاندہی کے مطابِق جگہ کھودی اور 500 دِینار نکال کر حاضِر کر دیئے۔ سماجی کارکن نے کہا، یہ سب دینار آپ ہی کے ہیں، میرے خواب کا کیا اِعتِبار! وہ بولے، جب ہمارے بُزُرگ دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی سخاوت کرتے ہیں تو ہم کیوں پیچھے ہٹیں! چُنانچہ ان لوگوں نے وہ دِینار اُس سماجی کارکُن کو دیئے اور اس نے جاکر اُس نومولود کے والِد کو پیش کر دیئے اور سارا واقِعہ سنایا۔ اُس غریب شخص نے آدھے دِینار سے قرضہ اُتارا اور آدھا دِینار اپنے پاس رکھتے ہوئے کہا: ”مجھے یِہی کافی ہے۔“ باقی سب اُسی سماجی کارکُن کو دیتے ہوئے کہا: بقِیّہ تمام دینار غریب و نادار لوگوں میں تقسیم فرمادیجئے۔ راوی کا بیان ہے، مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ان سب میں

کون زیادہ سخی ہے![1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اولیاء بعدِ وفات بھی نفع پہنچاتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پہلے کے لوگ بُزُرگوں کے بارے میں کس قَدَر اچّھا عقیدہ رکھتے تھے اور بوقتِ ضَرورت اُن سے اپنی حاجتیں طلب کرتے تھے۔ ان کا یہ ذہن بنا ہوا ہوتا تھا کہ اللہ والے بعطائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ مدد کیا کرتے ہیں۔ بَہَر حال اولیاءُ اللہ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی اپنے ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے مزارات میں حیات ہوتے ہیں، آنے جانے والوں کی بات سنتے ہیں، ہدایت و استِعانت کرتے ہیں اور اپنے گھروں کے معاملات کی بھی خبر رکھتے ہیں، جبھی تو صاحبِ مزار بُزُرگ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے خواب میں جا کر اُس سماجی کارکُن کی رہنُمائی فرمائی اور اُس نومولود کے غریب باپ کی دستگیری (دَسْت۔گیری) اور مالی امداد کی۔ حضرتِ علامہ ابنِ عابِدین شامی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: اولیاءُ اللہ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مختلف دَرَجات رکھتے ہیں اور زائرین کو اپنے مُعارِف واَسرار کے لحاظ سے نَفع پہنچاتے ہیں۔[2]

---

1. ... احیاءُ عُلوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، حکایات الاسخیاء، ۳/۳۰۹
2. ... رَدُّ الْمُحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی زیارۃ القبور، ۳/۱۷۸، فیضانِ سنت، آدابِ طعام، ۱/۲۰۹

مجلس مزاراتِ اولیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سنتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلمِ دین کی شمعیں جلانے اور لوگوں کے دلوں میں اولیاءُ اللہ کی محبت و عقیدت بڑھانے میں مصروف ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ (تادمِ تحریر) دنیا کے کم و بیش 200 ممالک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو مُنَظَّم کرنے کے لئے تقریباً 97 سے زیادہ مجالس قائم ہیں، انہی میں سے ایک "مجلسِ مزاراتِ اولیا" بھی ہے جو دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ درج ذیل خدمات انجام دے رہی ہے۔

1. یہ مجلس اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کے راستے پر چلتے ہوئے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہونے والے اسلامی بھائیوں میں مَدَنی کاموں کی دُھوم مچانے کیلئے کوشاں ہے۔
2. یہ مجلس حتَّی المقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکر و نعت کرتی ہے۔
3. مزارات سے مُلحِقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کرواتی اور بالخصوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگاتی ہے جن میں وُضو، غسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور اس کا درست طریقہ نیز سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتیں سکھائی جاتی ہیں۔

4. عاشِقانِ رسول کو حسبِ موقع اچھی اچھی نیتوں مثلاً باجماعت نماز کی ادائیگی، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، درسِ فیضانِ سنت دینے یاسننے، صاحبِ مزار کے اِیصالِ ثواب کیلئے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلوں میں سفر اور فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے روزانہ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی یعنی قمری ماہ کی ابتِدائی دس تاریخوں کے اندر اندر اپنے ذِمہ دار کو جمع کرواتے رہنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

5. ''مجلسِ مزاراتِ اولیاء'' ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کاتحفہ بھی پیش کرتی ہے اور صاحبِ مزار بُزرگ کے سَجّادہ نشین، خُلَفَا اور مَزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کر کے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور بیرونِ ملک میں ہونے والے مَدَنی کام وغیرہ سے آگاہ رکھتی ہے۔

6. مَزارات پر حاضری دینے والے اسلامی بھائیوں کو شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عطا کردہ نیکی کی دعوت بھی پیش کی جاتی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تاحیات اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا ادب کرتے ہوئے ان کے در سے فیض پانے کی توفیق عطا فرمائے اور ان مبارک ہستیوں کے صدقے دعوتِ اسلامی کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مزاراتِ اولیاء پر لگائے جانے والے تربیتی حلقوں کے موضوعات

حلقہ نمبر 1 مزاراتِ اولیاء پر حاضری کا طریقہ

حلقہ نمبر 2 وضو، غسل اور تیمم کا طریقہ

حلقہ نمبر 3 نماز کا سبق

حلقہ نمبر 4 نماز کا عملی طریقہ

حلقہ نمبر 5 راہِ خدا میں سفر کی اہمیت (مدنی قافلوں کی تیاری)

حلقہ نمبر 6 درست قرآن پاک پڑھنے کا طریقہ

حلقہ نمبر 7 نیک بننے اور بنانے کا طریقہ (مدنی انعامات)

ہدایات: مدنی حلقہ مزار کے احاطے کے قریب ہو جس میں دو خیر خواہ مقرر کیے جائیں جو دعوت دے کر زائرین کو حلقے میں شرکت کروائیں۔ ہر حلقے کے اختتام پر انفرادی کوشش کی جائے اور اچھی اچھی نیتیں کروائی جائیں اور نام و نمبر زمدنی پیڈ پر تحریر کیے جائیں۔

مزاراتِ اولیاء پر مدنی حلقوں میں دی جانے والی نیکی کی دعوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کو مَزار شریف پر آنا مبارک ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے سُنَّتوں بھرے مَدَنی حلقوں کا سِلسِلہ جاری ہے، یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، ہم لمحہ بہ لمحہ موت کی طرف بڑھتے چلے جا رہے ہیں، عنقریب ہمیں اندھیری قبر میں اُترنا اور اپنی

کرنی کا پھل بھگتنا پڑے گا، اِن اَنمول لمحات کو غنیمت جانئے اور آیئے! اَحکامِ الٰہی پر عمل کا جذبہ پانے، مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنَّتیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کے مَزارات پر حاضری کے آداب سیکھنے سکھانے کے لئے مَدَنی حلقوں میں شامل ہو جایئے۔ اللہ تعالٰی ہم سب کو دونوں جہاں کی بھلائیوں سے مالامال فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

در منقبت حضور پر نور سیدنا علاء الملت والدین علی احمد صابر

کیسے کاٹوں رتیاں صابر — تارے گنت ہوں سیّاں صابر

مورے کرجوا ہوک اٹھت ہے — مو کو لگالے چھتیاں صابر

توری صورتیا پیاری پیاری — اچھی اچھی بتیاں صابر

چیری کو اپنے چرنوں لگالے — میں پروں تورے پیّاں صابر

ڈولے نیّا موری بھنور میں — بلما پکڑے بیّاں صابر

چھتیاں لاگن کیسے کہوں میں — تم ہو اونچے اٹریا صابر

تورے دوارے سیس نواؤں — تیری لے لوں بلیّاں صابر

سپنے ہی میں درشن دکھلادو — مو کو مورے گسیّاں صابر

تن من دھن سب تو پہ وارے — نوری مورے سیّاں صابر

(سامانِ بخشش، ص۷۷)

---

[1] ... مزارات اولیاء کی حکایات، ص ۳۲

ماخذ ومراجع

نمبر شمار	کتاب	مطبوعہ
	قرآن پاک	کلامِ الٰہی
1	قرآن کنزالایمان	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
2	سنن الترمذی	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
3	مجمع الزوائد	دارالفکر بیروت، ۱۴۲۰ھ
4	شعب الایمان	دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۱ھ
5	کنزالعمال	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۹ھ
6	المعجم الکبیر	داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۲ھ
7	الجامع الصغیر	دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۵ھ
8	فیض القدیر	دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۲ھ
9	مرقاۃ المفاتیح	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
10	ردالمحتار	دارالمعرفۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ
11	اخبارالاخیار	فاروق اکیڈمی، خیر پور پاکستان
12	احیاء علوم الدین	دارصادر، بیروت ۲۰۰۰ء
13	تلبیس ابلیس	دارالکتاب العربی، ۱۴۱۳ھ
14	کتاب المفردات	شیخ غلام علی اینڈ سنز مرکزالاولیاء لاہور
15	حدیقۃ الاولیاء	تصوف فاؤنڈیشن، مرکزالاولیاء لاہور 2000ء
16	صفات اکاملین	الجمال جھنگ بازار فیصل آباد
17	تذکرۂ اولیائے برِصغیر	ملک اینڈ کمپنی رحمان مارکیٹ مرکزالاولیاء
18	تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی	محکمہ اوقاف پنجاب، مرکزالاولیاء لاہور 1980ء
19	نفحات الانس مترجم	شبیر برادرز، مرکزالاولیاء لاہور 2002ء
20	حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر کلیری	رضا پبلی کیشنز مرکزالاولیاء لاہور ۱۴۲۴ھ
21	خزینۃ الاصفیاء مترجم	مکتبہ نبویہ، مرکزالاولیاء لاہور 2010ء
22	مرأۃ الاسرار مترجم	الفیصل، مرکزالاولیاء لاہور، 2006ء
23	تاریخ مشائخ قادریہ	بزمِ قاسمی برکاتی بدایوں شریف 2001ء
24	تذکرۂ حضرت صابر کلیر	نذیر سنز پبلشرز مرکزالاولیاء لاہور

25	تذکرہ اولیاءپاک وہند	شبیر برادرز، مرکز الاولیالاہور 2000ء
26	اللہ کے خاص بندے	علم دین پبلشرز، مرکز الاولیالاہور
27	سیر الاقطاب مترجم	نفیس اکیڈمی، طباعت دوم، 1987ء
28	اقتباس الانوار	الفیصل، مرکز الاولیالاہور
29	فخر التوارخ	مخطوطہ
30	تربیتِ اولاد	مکتبۃ المدینہ ،باب المدینہ کراچی
31	محفل اولیاء	زاویہ پبلشرز، مرکز الاولیالاہور 2011ء
32	مزاراتِ اولیاء کی حکایات	مکتبۃ المدینہ ،باب المدینہ کراچی
33	فیضان سنّت	مکتبۃ المدینہ ،باب المدینہ کراچی
34	سامانِ بخشش	رضوی کتاب گھر دہلی نمبر ۱۴۰۵،۶ھ

نیک بندے کی پہچان کیا ہے؟

سرکارِ نامدار، دوعالم کے مالِک ومختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے، بے شک لوگوں میں سے وہ لوگ بُرے ہیں جن سے لوگ محض ان کے شر کی وجہ سے بچتے ہوں۔(مُوطا امام مالک ،ج ۲،ص ۴۰۳،حدیث ۱۷۱۹)

مزید سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے،اللہ تعالٰی کے نیک بندے وہ ہیں جنہیں دیکھیں تو اللہ عزَّوَجَلَّ یاد آجائے اور اللہ تعالٰی کے بُرے بندے وہ ہیں جو چُغل خوری کرتے ،دوستوں میں جدائی ڈالتے اور نیک لوگوں کے عیب تلاش کرتے ہیں۔

(مسند امام احمد،ج ۶، ص ۲۹۱ ،حدیث ۱۸۰۲۰)

فہرست

سب قبر والوں کو سفارشی بنانے والا عمل

سلطانِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص قبرستان میں داخل ہوا پھر اس نے سورۃُ الفاتحہ، سورۃُ الاخلاص اور سورۃُ التَّکاثُر پڑھی پھر یہ دعا مانگی: "یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے جو کچھ قرآن پڑھا اس کا ثواب اس قبرستان کے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو پہنچا تو وہ سب کے سب قیامت کے روز اس (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے) کے سفارشی ہونگے۔ (شرح الصُّدُوْر، ص ۳۱۱)

ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ اس برے کو بھی کر بھلا یارب!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ ۔ اپنی اِصلاح کے لیے **''مَدَنی اِنْعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **''مَدَنی قافلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net